والدین کی خدمت کے آداب

سلیمہ حاجی نور علی ۔خرم آباد

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۞ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۞﴾ [بنی اسرائیل ۲۳] ''اور تیرے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ تم صرف اس کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو، اگر ان دونوں میں سے ایک یا دونوں تیرے پاس بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو نہیں اُف تک نہ کہو اور نہ ہی انہیں جھڑکو، اور ان کے ساتھ نرمی سے (اچھی) بات کرو اور محبت سے ان کے لیے اپنے بازو جھکا دو۔ اور ان کے لیے دعا کرتے ہوئے یہ کہو: اے رب! ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔''

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟'' لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں اے رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا (کسی کو) اللہ کے شریک بنانا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے، اٹھ بیٹھے اور فرمایا ''جھوٹی بات کہنا اور جھوٹی گواہی دینا'' آپ ﷺ بار بار یہی کہتے رہے یہاں تک کہ میں نے (دل میں) کہا: کاش آپ خاموش ہوجاتے۔'' [بخاری ومسلم]

نیز ارشاد فرمایا: ''اولاد اپنی والد کے احسانات پورے نہیں کرسکتی الا یہ کہ وہ اسے غلام پائیں اور خرید کر آزاد کرائیں۔'' [بخاری ومسلم] سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا: اے رسول اللہ! ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ ارشاد فرمایا: ''ماں باپ ہی تمہاری جنت ہیں ماں باپ ہی تمہارے دوزخ ہیں۔'' [ابن ماجہ]

ہر مسلمان والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی کوشش کرتا ہے، ان کے حقوق کو تسلیم کرتا ہے۔ ایک اچھا مسلمان اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کی توفیق کو دونوں جہانوں کی سعادت سمجھتا ہے۔ اور محض صرف اسی وجہ سے نہیں کہ وہ اس کی پیدائش کا باعث تھے اور انہوں نے بچپن میں اس کی دیکھ بھال اور خدمت کی ہے؛ بلکہ اس لیے بھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی فرمانبرداری ضروری قرار دی ہے، اور ان کے حقوق کو اپنے حقوق کے ساتھ بیان فرمایا ہے، اللہ کی شکر گزاری کے ساتھ ساتھ ماں باپ کی شکر گزاری کی تاکید کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهُ فِيْ عَامَيْنِ أَنِ

اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴾[لقمان ١٤] ''اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں (اچھا سلوک کرنے کی) وصیت کی ہے کہ اس کے ماں نے اسے کمزوریوں سے اٹھایا اور دو سال تک دودھ پلایا۔ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو (تم کو) میری طرف لوٹنا ہے۔''

ایک شخص نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''تیری ماں''۔ عرض کی: پھر اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''تیری ماں''۔ پوچھا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا باپ۔''

مزید فرمایا: ''بیشک اللہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، کنجوسی، بھیک اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا حرام قرار دیا۔ قیل وقال (افواہ پھیلانا)، سوالات کی کثرت اور مال ضائع کرنے کو ناپسند قرار دیا ہے۔''[مسلم]

یعنی ان کے ساتھ نیک سلوک کر کے تم جنت کے مستحق ہوں گے اور ان کے حقوق کو پامال کر کے تم جہنم کے ایندھن بنو گے۔ ماں باپ کو ہمیشہ خوش رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ان کی مرضی اور مزاج کے خلاف کبھی کوئی بات نہیں کرنی چاہیے' جو ان کو ناگوار گزرے۔ اور بالخصوص بڑھاپے میں مزاج کچھ چڑچڑا اور اکھڑ ہو جاتا ہے۔ اور والدین کچھ ایسے تقاضے اور مطالبے کرنے لگتے ہیں جو توقع کے خلاف ہوتے ہیں۔ دراصل بڑھاپے کی عمر میں خلاف طبع بات برداشت نہیں ہوتی اور کمزوری کے باعث اپنی اہمیت کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ اس لیے ذرا ذرا سی بات بھی بڑی محسوس ہونے لگتی ہے۔

لہٰذا اسی نزاکت کا لحاظ کرتے ہوئے اپنے کسی قول وعمل سے والدین کو ناراض ہونے کا موقع نہ دیجئے۔ والدین کا ان کی وفات کے بعد بھی خیال رکھنا چاہیے۔ والدین کے لیے برابر مغفرت کی دعائیں کرتے رہنا چاہیے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو یہ دعا سکھلائی ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴾[ابراهيم ٤١] ''اے ہمارے رب! میری مغفرت فرما اور میرے والدین کو بھی اور سب ایمان والوں کو اس روز معاف فرما، جس دن حساب قائم ہوگا۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مرنے کے بعد جب میت کے درجات بلند ہوتے ہیں تو وہ حیرت سے پوچھتا ہے: یہ کیونکر ہوا؟ اللہ کی جانب سے اس کو بتایا جاتا ہے: ''تمہاری اولاد تمہاری لیے مغفرت کی دعائیں کرتی رہی ہے۔''

والدین کے عہد و پیمان اور وصیت کو پورا کرنا چاہیے۔ والدین نے اگر کسی کا قرض ادا کرنا تھا اور ادا کرنے کا موقع نہ مل سکا، تو اولاد کو چاہیے کہ والدین کا واجب الادا قرض ادا کرے۔ اور اگر کوئی نذر مانی ہو تو ان کی طرف سے نذر پوری کرنی

چاہیے۔ایک انصاری رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میرے والدین کی وفات کے بعد بھی ان سے حسن سلوک میں سے کوئی چیز باقی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں چار باتیں باقی رہتی ہیں: (۱) ان کے حق میں رحم وکرم اور مغفرت وبخشش کی دعا کرنا۔ (۲) ان کا وعدہ پورا کرنا۔ (۳) ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔ (۴) ان کی وجہ سے قائم رشتوں کو جوڑنا (صلہ رحمی کرنا) والدین کی وفات کے بعد یہ باتیں ابھی تیرے ذمہ باقی ہیں۔'' [سنن أبی داؤد]

والدین کے رشتہ داروں کے ساتھ برابر نیک سلوک کرتے رہنا چاہیے۔ان رشتہ داروں سے بے نیازی اور بے پروائی دراصل والدین سے بے نیازی ہے۔والدین کی ہر بات میں فرمانبرداری کرنی چاہیے، بشرطیکہ اس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی نہ ہوتی ہو؛ کیونکہ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت روا نہیں۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ''اور اگر وہ تیرے درپے ہوں کہ تو میرے ساتھ اس کو شریک بنائے جس کا تجھے علم نہیں، تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھے انداز سے ان کے ساتھ نباہ کر۔'' [لقمان: ۱۵]

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جس طرح حق ہے ہمیں اسی طرح والدین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دعا بحق بانیانِ جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی

ہے فروزاں کیا ہی شمعِ جامعہ دارالعلوم
ہیں علاقہ بھر میں پھیلے اس سے اسلامی علوم
جن بزرگوں نے لگایا یہ شجر اسلام کا
یا الٰہی ! ان پہ تیری رحمتوں کا ہو عموم

عصر حاضر کے مشہور شاعر وادیب: جناب محسن فارانی حفظہ اللہ نے اپنے دورۂ جامعہ کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا۔